بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای زبان کہہ بصدق بسم اللہ | کہ اسی سی ہی دو جہانمین رفاہ
ورد اپنا کیا یہہ جسنی نام | اوسکا ہی شکر ہوا بخیر انجام
جزو کل کا محیط ہے یزدان | ایک ہی پر ہی مبدع دو جہان
درد مخلوق کا طبیب وہ ہے | رگ گردن سی بہی قریب وہ ہے
یون نہان آنکہہ سی ہی رب غفور | آنکہہ جیسی نظر سی ہی مستور
واہ ری حکم ایک کُن مین وہین | ہوئی نہ آسمان و ہفت زمین
آسمان کیسی اور زمین ہی کیا | وہی عالم ہی اپنی قدرتکا
اوسکی قدرت کا انحصار کہان | اوسکی مخلوق کا شمار کہان

[illegible]

پھر ہیں سبزی گل و گلزار ابر رحمت کو بھیجا یا غفار

نوع انساں کی ہی عجب بہار سرو قد غنچہ لب ہیں گل رخسار

حمد میں سب ہیں با زبان فصیح ہیں تحلیل ہی کہیں تسبیح

ہون نہون صرف حمد ایزد پاک خاک کو اسقدر دیا ادراک

جبکہ انسان کو دی چکاوہ حواس بھیجا رحمت سی انبیا کو پاس

تا دلون سی جدا ضلالت ہو اور حق کی طرف ہدایت ہو

ہون نہ بھولی اوسکو اوسکی سوا تا عرفناک مصطفی نی کہا

حمد حق میں بھلا کہولیں کیا لب حق تو یہہ ہی کہ ہی یہہ ترک ادب

بس خموش اب یہہ ہی کلام فضول گر مناجات اسکی ہو ہی قبول

[illegible]

یاالہی گناہ گار ہون میں سامنی تیری شرمسار ہون میں

مبتلا معصیت میں ہون نہ ہی کمال ہی سیہ میرا نامۂ اعمال

وہ سیاہی ہی جس کو نہی دور جسکی مانگی حذر شب دیجور

الٰہی

میرے اعمال کی جو ہی تحریر ط ... اوسکا نقطہ جو ہووے ابر مطیر
ہو ہویدا اثر بہ ہیبت نگاہ ... ہو سب ابر سفید ابر سیاہ
ہو محال اوسکی تیرگی جاے ... برسے تا حشر بہر شستہ پانی
اسطرح کا سیاہ کار ہوں میں ... پر بہہ بخشی امیدوار ہوں میں
گو اسی تیرگی میں اے یزدان ... مجکو دکھلادے چشمہ حیوان
رحم فرما تو جو رب غفور ... ہو دل مرا رشک چشمہ نور
عمل ہی جتنے اوس سے جدا کر دے ... دل میرا اونسی نور سی بہر دے
دہو میری دل سی معصیت کا غبار ... تو ہی دریاے رحمت غفار
عمر بہر تیرا مجو یاد رہوں ... نام لوں اور تیرا شاد رہوں
تا پس از مرگ اے مری غفار ... قبر میری ہو مطلع انوار
آئین مجھ تک نہ [illegible] ادر ... دین بشارت مبشر اور بشیر
حشر کو بھی نہ ناامید ہوں میں ... سب میں محشور روسپید ہوں میں

3

جب تیری آگی آوین یہ ناکام | تہرتہرانا ہو خوف سی اندام
اور سنا دیوی صدا نوائی برداشت | عفو ہمنی کی تیری عصیان
ہو یہ اہل حشر کی یہ صدا | الہی عاصی بہی بخشا ہی خدا
کو لنا ہو تو ملی انہیں سی نہیں | تیری رحمت مگر سوا ہی نہیں
درد عصیان سی کو کہ مرتا ہون | تیری رحمت پہ ناز کرتا ہون
بخشش اپنی طرف سی تو توفیق | عمل خیر تا میری ہون رفیق
شرک سی تا بمرگ دور رہون | وحدہ لاشریک لا میں کہون
حامی حشر تیری وحدت ہو | معصیت سوز نور رحمت ہو
رحم تو کیجو مجہ پر اسی قیوم | بطفیل چہاردہ معصوم
یہہ دعا مستجاب کر میری | آپ فرمایا تو نی ادعونی
[illegible] سری یہہ دعا ہی ای قیوم | رکہہ نہ دنیا مین بہی مجہی محروم
تیری بندیکا ہی یہی مطلب | یعنی ہمراہ جسکی ہون بارب
لکہا

شاد و خندان رہی یہہ لیل و نہار | میں رہون اسکی ساتھہ یا غفار
نور ہی مجکو استقامت کا | رہون پروانہ شمع قامت کا
اسکی در پر ہو میری عمر بسر | اسکی ہاتہون سی پاؤن خلعت زر
الفت زر سی دل سیاہ نہو | دی وہ دنیا کہ سنگ راہ نہو
جسقدر چاہون اوسقدر بخشو | راہ میں تیری سیم و زر بخشون
تو ہی مالک ہی سب سی زیادہ شفیق | یا خدا کر عطا سے مجہے توفیق
کردگار ادعا میر سے ہو قبول | بطفیل محمدؐ مقبول

عالم علم جن محمدؐ ہی | عرش جو ہی وہ اوسکی مسند ہی
ہی وہی شہہ مرسل یزدان | باعث خلقت زمین و زمان
گر نہو تی محمدؐ اکرم | نہ فلک ہوتی اور نہ یہہ عالم
کیون نہ اب رسول ہو مطلوب | جبکہ ہونا خدا کی محبوب

ہی بلاشک وہ صاحب معراج ۷ اور سب انبیا کا ہی سرتاج

پاس اپنی نہ اسنے بلوایا قرب اب کسی نصیب ہوا

اسقدر سیہج قرب مین ہوی غرق قاب قوسین کا رہا تہا فرق

اسکی تفسیر اب یہہ ہی لکہا فرق دو گوشہ کمان کا تہا

معنی اسکا ہوی اپن یہہ بہی فہم فرق دو ابروؤنکا ہت باہم

جسطرح ہون دو چشم مین نظر ایک نور اسطرف تہا ایک ادہر

دیکہنا کئین دو رنگ پہوسیے نور ہو کر وہ نور تک پہونچے

پاوی ہی بس نبی نی یہہ عزت ملی احمد کو خلوت وحدت

راز ہر ایک مصطفی نی سنا ہی بلاشک وہ رازدار خدا

جب اودہر سی پہر رسول امین چرخ چارم ہوی قدم سی زمین

پہر کی جدم زمین پر آئے ہوی سب جمع تہنیت کی لیے

سب نے پوچہا کہ ای رسول کبار بس زبانین علی نی کی گفتار

ہوی

کھولی احمدؐ نی تب لب اعجاز ٭ یعنی ہم کیا بیان کریں یہ راز
ہوا معلوم صاف صاف ہمیں ٭ یعنی گویا علیؑ ہیں [illegible]
دیکھا قرب شہ یزدان کا ٭ دیکھا رتبہ شاہ مردان کا
نفس نبی کو ملی ہی یہ توقیر ٭ حق نی اونکی زبان سی کی تقریر
اب جو آیا جو نام حیدر کا ٭ منقبت ہیں زبان ہوتی گویا
شہر علم خدا پیمبر ہے ٭ در جو اوسکا ہی سو وہ حیدر ہے
ہی امام بحق علیؑ ولی ٭ کہ بلا فصل ہی وصی نبی
علم اللہ کا ورق ہی علیؑ ٭ [illegible] عدو دونو کی حق کی یہ علیؑ
گھر سی اللہ کی ظہور کیا ٭ خانہ حق سی پہونچی سو یہ صدا
آئی جرم نبیؐ ہدایت کو ٭ بہیجا حق نی انہیں اعانت کو
محو یاد خدا رہے حیدر ٭ ناصر مصطفیٰ رہے حیدر
حق کی نزدیک دونو نکا ہی وقار ٭ دونو ٹھہرا دیا انہیں [illegible]

اوسکی آیات نی ہدایت دی ۹ مخلصی کی سفر سہی ہے لیے
تیغ حیدر کی قاف سی تاقاف روی ایمان کیا ہوہ انصاف
اوسنی اسلام رواج ہو یا بادشاہون نی اوسکو باج دیا
نان جو پر کمال رغبت ہے ترک لذات مین لذت ہے
نان گندم سی اجتناب ہا باوجود مین ابوتراب ہا
کیا کوئی رتبہ علی کا سمجھے یا خدا سمجھا یا نبی سمجھے
علم حیدر کے انتہا کب ہے عقل کل کو اک طفل مکتب ہے
رتبہ اوس شہ کا کوئی کیا جانے یا نبی جانی یا خدا جانے
نور مین چاند سی وہ ہین وہ چند ہین علی کی جو یازدہ فرزند
فرد ہین رتبہ امامت مین کم علی سی نہین ہدایت مین
بادخالق پیمبر اوہر ہے تابع امر کردگار [illegible]
جو ہوا ظلمت دہو کی سہا سب نے جز شکر کچھ سخن نہ کہا

موعظہ ورد لب مدام رہا ۱۰ — رہنمائی سے ہوں سبکدوش ہم

کوہ ایت کی سب لئے ای زبیر — نہ سنی استغنا کی کچھ تقریر

جان شیرین کسی کی ہر کسی لے — دیکھی جان تیغ پھر سی لے

ہو ارادہ ہوا یہی میرا — گر نہ مطلب بجز حصول مرا

ہو بہ تفصیل حال سب تحریر — پھر وہ جیسی ہوں صغیر و کبیر

رہنما میں جو چاردہ معصوم — جو کہ دنیا سی اوٹھ گئی مظلوم

لکھوں تفصیل وار حال اونکا — تا جزا پاؤں اسکی روز جزا

ہاں ولادتکا نظم حال بھی ہو — قید تاریخ و ماہ و سال بھی ہو

لکھہ چکوں سبکی جب ولادت کو — کروں پھر بیان شہادت کو

جب شہادتکا اونکی حال لکھوں — روز تاریخ و ماہ و سال لکھوں

نام ازواج اور شمار اونکا — کروں سبکا جدا جدا انشا

اسم اولاد اور عدد اونکی — نظم اسمیں کروں [illegible]

6

نام بھی مندرج ہو سلطان کا ۱۱ عہد میں جسکی جو ہوا پیدا

اسم اوسکا بھی مندرج کیجیے دور میں جسکی وہ شہید ہوے

لکھوں تفصیل سے نسب سبکی ثبت اسم اور لقب انکی

لکھوں جای ولادت ہر یک تا نہ مولد میں بھی رہی کچھہ شک

مولد پاک جسکا ہو معلوم اور مدفن کا حال بھی مرقوم

حال تفصیل وار ہو یہہ سب بھی عمر ہر یک کی ہوی کتنی

مختلف راویونکی قول جو ہیں اونکو کچھہ کچھہ رقم او نہیں بھی میں

تاکہ حاصل ہو مومنونکو ثواب آنکھہ کو روز قتل کہیں پر آب

شاد ہوں مومنین ولادت میں دن گذارین سرور عشرت میں

دیکھیں ہوں جو نیک و بد ایام دیکھہ لیں اسمیں خلص سی تا عام

مستواتر ہی راویون نی لکھا علم یہہ ہی جناب صادق کا

مومنو کہتا ہی وہ شاہ امم ۵ ۱۲ غمگین ہو جاہی ہی نکو غم ۷

اورجو دن ہماری عیش کا ہو — دل سی اوس روز تم خوشین رہو

دیگا خالق بہت ثواب اسکا — پاؤگی روز حشر اسکی جزا

مینی اس نظم کا جو قصد کیا — دیگا اللہ روز حشر صلا

دوسرا نظم کا ہوا یہہ سبب — میرا ممدوح ہی جو خاصۂ رب

ہی زبس مخلص [illegible] علام — اوسکو رہتا ہی نیکیوں سی کام

لقب خاص ہی ثریا جاہ — مہر ہی تاج اوسکا مہر کلاہ

اوسنی اکدن یہہ مجھسی فرمایا — تو نی دیکھا جو ہو کہین بتلا

تہین کئی زوجہ حسینؑ امام — پر بتا اور سکینہ کا نام

نام معلوم تہا سب مجھی جو صحیح — عرض فوراً کیا بلفظ فصیح

رہنما سوئی حق یہہ شاہ ہوا — میری خاطر یہہ خضر راہ ہوا

تمہیری دلمین آ گیا یہہ خیال — لکہون تفصیل سی آنکا احوال

کر رقم صاف صاف سارا حال ۱۴۳ شاعر نیکنام کیجو اسمین خیال
پہلی لازم ہی سیلے خدا کا نام ہو اس اغاز کا بخیر انجام

ہوی جو خلق چاردہ تن پاک اول اون سبکی ہین شہ لولاک
نام اونکا محمد [illegible] پر نہ پاک اونکی [illegible]
فرق اسمین نہین ہی باور کر اونکی بس [illegible] تہی پدر
ابن [illegible] وہ تہی نہین ہی خلاف اور ہاشم تہی ابن عبد مناف
تہی وہ ابن قصی کر یہ یقین تہی [illegible] اونکی باپ کا آئین
ابن مرہ وہ تہی یہ باور کر لکہا ہی مرہ کعب کی تہی پسر
تہی وہ ابن لوی ہی لکہا نام اونکی پدر کا غالب تہا
باپ غالب کی فہر تہی سن لی فہر جو تہی وہ ابن مالک تہی
باپ مالک کی نضر تہی بیشک تہی وہ ابن کنانہ ای زیرک

تا جب رسول نیک خصال ۱۶ ۔ گذری ہیں درمیان کتنی سال ۹

یاد رکہو کہ فائدہ ہو تمہیں ۔ مختلف ہیں روایتیں اس میں

معتبر ہے معارف التنزیل ۔ اوسمیں یہہ لکہہ گیا ہی جلیل

ہی یہہ راوی کمال صدق شعار ۔ غلط اسکا سخن نہیں زنہار

اوسنی اسکی سند یہی کہوئی ۔ عمر آدم ہزار سال لیے تہے

جب جناب نبی ہوئی پیدا ۔ عرصہ مابین میں ہوا اتنا

ششصد سال اور ہشت ہزار ۔ مجموعہ اور کر لیے شمار

اور یہہ لکہا ہے دوسرا راوی ۔ معتبر تر ہی قول اسکا بہی

ابن ہمزہ وہ ہے صفاہانی ۔ صدق گفتار ہی وہ لاثانی

نام اوسکا حسین ہے تحریر ۔ اوسنی اس باب میں کہا یہہ تقریر

خلق جس روز سی ہوئے آدم ۔ اور تا بعثت رسول امم

سال گذری نہی اتنی بلا تکرار ۔ نود و شش صد و پنج ہزار

اور یہہ لکہا ہی سال ابن عمر ۷۱ جبہ ہزار اور [illegible] سے ستر

دو کتابوں میں ہے کیا وہ رقم　　با لصواب اسکی ہے خدا اعلم

یہہ مطلب جو تے کمال دقیق　　لکہی مینی جو تہی تحقیق

فائدہ یہہ تو لکہہ چکا ملکر　　آیا پہر اسکی جگہہ سے مطلب پر

لکہہ لئی ہین یہہ دین کی عالم　　کنیت احمد کی ہے ابوالقاسم

لقب اونکا ہی مصطفیٰ مشہور　　واقف اسکی جہا تمین ہی جمہور

حال لکہا ہی یہہ ولادت کا　　ماہ ماہِ ربیع الاول تہا

جمعہ کا دن تہا اسمین فرق نہین　　اور تاریخ تہی وہ [illegible]

لکہہ لئی ہین یہہ راویانِ اخبار　　مکہ ہے مولدِ رسول کبار

نام ماں کا یہہ اونکی اظہر ہے　　آمنہ بنت وہب مادر ہے

جب ہوی مکہ مین پیدا　　عہد نوشیروان عادل تہا

بت پرستونکی رنگ زرد ہوئے　　جتنی آتشکدہ تہی سرد ہوئے

جابعد کی سے جو یتیم ہوئے ۱۸ شیر اونکو دیا حلیمہ نے 10

جب ہوا بست و پنج کا سن و سال | تو رسی اپا مہر و مہ بہ زوال

ہوا او بس سال عقد حضرت کا | نام اون بی بی کا خدیجہ تہا

جب نکاح رسول اونسے ہوا | سن تہا چالیس سال کا اونکا

یون روایت صحیح سے ہے لکہی | یعنی دختر وہ تہین خویلد کے

تہا مہینہ ربیع الاول کا | عقد روز دہم سے نبی کا ہوا

لائی جب سی اوسی رسول امین | گہر مین بست و چہار سال رہین

جب تلک پاس وہ نبی کے رہی | اور زنکی نہ خواستگاری کی

ہوی چل سال کے جو پیغمبر | ہوی مبعوث آپ امت پر

ہوی مبعوث جب جناب نبی | بست و ہفتم رجب کی ہی لکہی

اور بہی اک روایت آئی ہے | بست پنجم کو نبی لکہی ہے

کو روایت کمال صاف یہ ہے | لیک مشہور کی خلاف یہ ہے

دسویں زوجہ صفیہ اوس کی تہی ۲۸ اور وہ دختر سب سے حی اخطب کی

گیا تروین لی بی تہی جو نیک انجام — تہا ملا جسکے شرف اوسکا نام

بیٹی حارث کی بارویں زوجہ — نام اوسکا جو [illegible] سے لکہا

تہی نہایت جو بہر نیک نہاد — سول لیکر اوسے کیا ازاد

پہلی آزاد اوسکو فرمایا — پہر اوسی عقد میں نبی لایا

تیرویں ہی امامہ نیک اسلوب — تہی وہ زوجہ رسول کو مرغوب

بعضوں نے تیرویں کو ہی لکہا — ملت نعمان تہے نام تہا

لکہتی ہیں راویان اہل وفق — دیا قبل از دخول اوسکو طلاق

قول بعضونکا ہی اے اہل یقین — پندرہ ہی بیبیان رسول کی تہین

آخر اسجا میرا کلام ہوا — حال ازواج کا تمام ہوا

اب ہوی ہی یہہ میرے دلکو فکر — کرون اولاد کا نبی کی ذکر

لکہہ گئی ہیں یہہ راویان سلف — تہی رسول خدا کی تین خلف

دو پسر تھی یہہ رشک مہر و ماہ ۳۱ نام تہا قاسم اور [illegible]

تہا خلاف نہیں اعقیل و فہیم نام تہا اوسکا جو انکا

اختلاف اسکا اب کرون ظاہر بعضی لکہتی ہیں طیب و طاہر

اس روایت نی پائی کو شہرت ہر حدیثوں سے یون ملی صحت

جنکو کہتی ہیں طیب و طاہر سو نہ تہی اور یہہ ہوا ظاہر

طیب و طاہر آیا تہی اسما لقب قاسم اور عبداللہ

جنسی پیدا ہوی یہہ ماہ جبین راوی لکہتا ہی وہ [illegible]

اور جنکی پسر تہی ابراہیم [illegible] تہی سمجہہ لی فہیم

جاریہ تہی وہ عجم سے آزادہ قیصر روم کے فرستادہ

حال ظاہر ہوا یہہ بیٹون کا بیٹیان چار تہین یہہ ہی لکہا

پہلی بیٹی نبی کی فاطمہ ؑ ہی جسپہ سب نیکیونکا خاتمہ ہے

دوسری دختر اونکی [illegible] ہیں اس روایت پہ متفق سب ہیں

[illegible]

ہو چکا ذکر یہہ تو سب حالات ۲۴۳ اب رقم میں کروں نبی کی وفات
جب سدہارے وہ سوی ملک بقا لکھا ہی دسیوان سال ہجری تھا
دن [illegible] کا اور ماہ [illegible] بست و ہفتم تھی اوسکی باور کر
جس مکاں میں تہا مسکن و ماوا اوسی حجرے میں اونکو دفن کیا
جب جہاں سے گئی رسول جلیل روم کا بادشاہ تہا ہرقیل
معتبر ہو گئی ہیں جو علما سینی [illegible] برس کا سن ہی لکہا
تذکرہ ہو چکا رسول کا جب سنو حال علیؑ امیر عرب

نعتیں سب ہو چکیں علی پہ تمام ایک وہ دو جہان کا ہی امام
جو پیمبر ہی ایسے ہی ہی علیؑ حق نے اوسکو کہا ہی نفس نبی
روزے ہی بر روزہ تین دن رکہا بر نہ سائل کو بہوکا دیکہہ سکا
راہ حق میں کیا یہہ اوسنے جو ہو امداد اوسکا رب ودود

حق میں اونکے کرم کیا شامل ۲۴ سورہ ہل اتی کیا نازل

دیکھو رتبہ ای صغیر و کبیر ہی منا کنتہ اوسکا رب قدیر

جسکا معراج آپ ہوا ورہو اوسکی تعریف ہمسے کیونکر ہو

سنو ای مومنان خاص و عام سنو ای شیعیان نیک انجام

دین اوسیکی سبب ہی اکمل ہی دو جہان انکا امام اول ہی

ای ہمارا یہی اعتقاد ہے ہی وہ بے فاصلہ وصی نبی

رہنما ہی سبکے علی بن طالب پیشوا ہی علی بن طالب

باپ ابوطالب اونکی بن ہیں انکا ہی عبد مطلب بن جد

جو نسب حضرت نبی کا تہا تا با دم وہی علی کا تہا

جو کہ تہی والد شہ مردان نام ہی اونکا حضرت عمران

سن بہ تحقیق اکر ہی تو طالب سب بسر رکہتی ہے تہے ابوطالب

ایک ابو زید تہی عقیل ہی نام جنکی مسلم پسر ہیں نیک انجام

اور دوسرا لب کہین ہے ۲۶ نام جعفر ہیں ای نجیب نبی

تیسرے ہیں ابو الحسن حیدر ہیں وہ بیشک امام جن و بشر

لقب اونکا ہے مرتضی کرار ہیں وہ سلطان اتقیا لاریب

ہیں علی نام جسکے ہیں مشہور بوتراب اور ابو الحسن کنیت

دیکھنا علی کا عبادت ہے جو لحمک لحمی کہہ خدا کا ہے

جن دونوں میں ہوی ہیں خلق علی سلطنت شہر یار کی جسنے

فرد جیسی میں شاہ مردان ہی دختر اسد مان ہے

اتا دنیا میں وہ امام جلیل بعد تیس سال سنہ عام الفیل

اور یہہ تاریخ لکھتے ہیں راوی تیرہویں جب مہ رجب کی آتی

ہی کتابوں میں اسطرح پایا عقد بارہ زنوں سے فرمایا

اول اون بی بیوں کی زہرا ہی جسکو خاتون حشر لکھا ہے

کعبہ سی سب نبی کی ہجرت کے اور مدینی کو آکی [illegible]

نوز

عقد بنت بعمر پنج ماہ ہوا ۲۸ عمر پروہ شاہ ہوا

ہوا جس سنہ میں عقد حضرت کا — پنجمہ ماہ رجب کا ہے لکہا

جب ہوا عقد اونسی مولا کا — سن تہا تیرہ برس کا زہرا کا

ہوا اثبات ہیں کتابوں سے — ہوئی حیدر کی سترہ بیٹے

اور اسی بات میں بہی فرق نہیں — پندرہ بیٹیاں خدا نے دین

اسم اسکے میں تمام لکہتا ہوں — پہلی بیٹونکی نام لکہتا ہوں

پہلی فرزند ہیں امام [illegible] — جنکو حق نی دیا ہے خلق حسن

دوسری ہیں پسر امام [illegible] — زینب آفاق زینت حرمین

تیسری [illegible] سعید و رشید — جو ہوئی بطن فاطمہ میں شہید

ہیں [illegible] تو وہ تہے لی و سواس — پانچوین بیٹی اونکی ہیں [illegible]

چہٹی [illegible] ہیں نہیں یہہ غلط — ساتوین ہیں [illegible]

ایک عثمان الاکبر گلفام — ایک کا ہے [illegible] نام

۳۰ جز فقط اسمٰعیل نہین ہی ای امام — دونون جو پیدا ہوئی تہی جیسے توام

لکہتے ہین روایت راست آ راوی — مان تہی [illegible] دونون سے کے

کون ام حبیبہ اسی زیرک — وہی بنت ربیعہ تہی بینک

تہی جو عباس جعفر و عثمان — اور عبد الله انکا سہی بیان

چارون ام [illegible] کی بیٹی سی تہی — ایسے فرزند نیک کسکی تہی

چارون دلبر بہت سعید ہوی — ساتہ شبیر کی شہید ہوی

لکہتے ہین راوی بلند مقام — یعنی ام البنین [illegible]

تہی جو عبد الله انکو اختر — اونکی بہائی محمد الاصغر

ایک مانسے تولد اونکا ہی — بنت مسعود نام لیلہ ہی

لکہہ گئی ہین یہہ دین کے عالم — نسل حیدر ہہی پانچ سی قائم

نام اونکی لکہون بلا تاخیر — دو ہین اونمین سی [illegible]

ایک محمد ہین اونمین ایک عمر — ایک [illegible] ی خجستہ سیر

یہی

اسمیں شک کی جگہ نہیں تھی ۱۳۱ رہی قائم انہیں سی نسل علیؑ

اور شہادت کا حال ہی مشہور اسکی واقف جہاں میں ہیں جمہور

گئی جنت کو جب امام انام راوی لکھتا ہی تھا وہ ماہ صیام

آئی اونیسوین جہاں سی جو شب ہوئی مجروح تب امیر عرب

طرز لیلا بندگی کی دکھلائی تیغ مسجد میں فرق پر کھائی

لب فنا ہی یہہ عین [illegible] ای محبو یہہ حق پرستی ہی

خلق کعبہ میں وہ سعید ہوا مسجد کوفہ میں شہید ہوا

جب لگی تیغ اوس ستمگار سے تھا انکی فزت برب الکعبہ کہا

ابن ملجم ہی قاتل حضرت اوس لعین پر خدا کی ہی لعنت

وار جس روز شہ کی سر پہ لگا راوی لکھتا ہی روز [illegible] تھا

ہوا جب سی امام دین زخمی کلہم دو ہی دن جیا وہ ولی

بست ویکم جب آئی ہائی غضب گئی فردوس میں امیر عرب

قول ہی یہ راویان صادق کا ۳۲ تھا وہ ضعیفہ کا ورنہ اہل عزا

ہیں یہ قائل وفات حضرت کی
بعد چالیس سال ہجرت کی

تھیں کسی کا تھا یہ بھی لکھا ہوں
بادشہ معاویہ ملعون

لائی روتی جسد حسین ع کا وہ سیا
اور اونکو نجف میں دفن کیا

ہی روایت قوی تھیں یہ ضعیف
شصت و سہ سال کی تھی عمر شریف

حال یہ تھا امام والا کا
ذکر ہی اب جناب زہرا کا

فاطمہ دختر جناب نبی
فاطمہ زوجہ علی ولی

اوسکی عصمت کا حال اگر لکھوں
ہیں یہ لفظ تین معنی مضمون

رنج و تیاری ان کو تا بیا
ذکر یہ ہی صدمی کہ نہیں غم کہا

درد زہرا کو کون سا نہ ملا
زندگانی کا کچھ مزا نہ ملا

بس کہ درد و الم میں دن گذرے
تھا اسی باعث میں نقاہت ہونی

وارد

واحق شبیر این جہان ہمہ را ۳۴۳ جز نطامش نداد فاطمہ را 17

ہی وہ محبوبہ فخر آدم کے — سیدہ ہی نساء عالم کی

لقب پاک اوسکا زہرا ہی — اور کنیت ام ابیہا ہے

جسلہ پیدا ہوئی وہ بنت نبی — بیسوین تہی جماد الاخری کے

جمکا دن تہا یہہ لیب ہی بیان — اون دنون نرو جرد تہا سلطان

اسیہ راوی ہین متفق سارے — سال پنجم تہا بعد بعثت کے

جبس حق برگزیدہ زہرا ہی — مولد خاص مکہ اوسکا ہی

علما نے وفات یون ہی لکہی — تیسری تہی جماد الاخری کی

لکہہ گئی جو بزرگ یہہ مضمون — اسس جگہہ اونکی نام لکہتا ہون

ایک تو ہین محمد طبری — دوسری شیخ طوسی ہین و راوی

ابن طاوس تیسری ذیجاہ — کفعمی جو تہی ہین بلا اشتباہ

نام لکہون کہان تلک بارے — اور عالم ہین متفق سارے

کہ وفات جناب معصومہ ؑ گئی دنیا سے جو کہ مظلومہ

ہوتی ہے تیسری کو اے دانا تھا مہینہ جمادی الاخری کا

اسی ظاہر ہوا کہ [illegible] رہی زندہ سہ ماہ وہ بی بی

باقر مجلسی نے اے دانا ہے یہہ زاد المعاد میں لکھا

کہ روایت بہت فصیح یہہ ہے بلکہ اشہر ہے اور صحیح یہہ ہے

کفعمی لکھتا ہے جو ہے دانا دن [illegible] کا تھا نہ شک لانا

قول ہے یہہ بھی اک کلینی کا مجتہد جو ہمارے دین کا تھا

گئی دنیا سے جب رسول خدا ؐ ہوئی [illegible] جیسی سے کہا

اور سنی ہے بعد از رسول نیک صفات جی تھی ہفتاد و پنج روز حیات

قول اول سے فرق پڑتا ہے احتمال اس میں نقص کا ہے

سو بلا شک رسول سے نے ابہات پائی ہے آخر صفر میں وفات

اسی حال وفات زہرا ؑ کا اس سطر سے ہمیں ثبوت ہوا

گئی دنیا سی جبکہ خیر ث + ۳۵ تہا مہینا جمادی الاول کا

اور تاریخ باہر اسسے نہین — تیرہوین چودہوین کہ پندرہوین

قول مشہور کو یہہ کمتر ہے — تعزیت ان دونون بہی بہتر ہے

کوئی باقی دقیقہ اب نہ رہا — ہان مگر بعضے نی ہی یون لکہا

یعنی ہجرت رسولؐ و انا مین — چہہ مہینی رہین وہ دنیا مین

جب جہانیں گئی جناب نبی — بعد شش ماہ کی گئین وہ بہی

اس روایت سی صاف ہی یہہ عیان — گئین دنیا سی سوم رمضان

مبنی سارا یہہ اختلاف لکہا — قول ہر اک کا صاف صاف لکہا

ای عزیزو اب اسی ہو ماہر — کہ ہی اضعف یہہ مذہب آخر

قول لائق نہین یہہ صحت کی — کہ موافق ہی اہل سنت کی

کرون آگاہ وسن رحلت سی — دس برس ہلو کی تہی ہجرت سی

لفظی لی مگر یہہ ہے لکہا — گیاروان سال جب تہا ہجرت کا

گو مفصل یہہ لکہہ کے وہ بعید — یہہ مگر قول ہے کہاں بعید

ہان مگر اشتباہ ہی اسکا — آئی کعبہ سی جب رسول خدا

بیٹیں وبس جب رتبہ و درجات — کیا رہیں سال دونوں کی ہو وفات

جب گئیں باغ خلد میں زہرا — ہیجدہ سال سن اونکا تہا

یہہ تو میں لکہہ چکا سبھی کہاں — لکہوں اولاد فاطمہ کا حال

پانچ فرزند میں ہوا اسکی نور — جنکا پہلی ہی ہوچکا مذکور

درد و غم دیکی سب کی سینی میں — دفن زہرا ہوی مدینہ میں

علما نی مگر نہ لکہا صاف — محل دفن میں ہوا ہی خلاف

بعضی لکہتی ہیں دفن ہیں وہ جناب — یعنی مابین منبر و محراب

بعضی راویکا اسمیں ہی یہہ سخن — یعنی اونکا بقیع ہی مدفن

بیت الاحزان ہی بعضوں نی لکہا — یہہ بہی ہی ایک قول راویونکا

بعضوں کی قول سی ملی صحت — دفن گہر میں ہوی ہیں وہ حضرت

ہوئی مدفون وہ نیک نہاد ہ۳ انہیں چاروں جگہہ میں ایک جگہہ

جب یہہ معلوم ہو چکا مضمون — سبب اس اختلاف کا لکہون

جب لگی ہونی خلد کو راہی — یہہ وصیت علیؑ کو اونسی کی

سزاوار محرم و انیس بتولؑ — غاصبونسی ہو نہیں کمال ملول

یہہ وصیت ہی میری تمکو آہ — میری مدفن سی وہ نہون آگاہ

شب کو تم دفن کیجو زہراؑ کو — قبر سی تا نہ کوئی محرم ہو

اسی باعث سی اختلاف ہوا — ہوا ظاہر نہ حال مدفن کا

سو مناسب یہی ہی شیعونکو — کہ مدینی میں اونکا جانا ہو

تو زیارت کی بس یہہ صورت ہو — انہیں چاروں جگہہ زیارت ہو

گئی جنت کی سمت جب زہراؑ — دور ابوبکر کا بظاہر تہا

چوتہی معصوم ہیں امام حسن — جنکو حق نی دیا ہی خلق حسن

صبر و تقوی احسن کا بیجہ ہی ۳۸ کنیت اونکی بو محمد ہے

ہی حسن علی جانشین امیر عرب — اور اوس شاہ کا زکی ہی لقب

ستو ماہ ولادت اوسکا تم — رمضان کی لکہی ہی پانزدہم

جب جہان میں وہ خوشحال آیا — اوس شب ماہ پر زوال آیا

دن میں یہہ قول راویونکا ہی — سبعی کا روز لکہا ہے

متولد ہوا جو وہ مولا — سال ہجری لکہا ہی تیسرا تہا

وقت کس کا تہا یہہ کرو نہین بیان — اون دنون بر ہجرہ تہا سلطان

سب نبی بابا سرور سینی میں — جب وہ پیدا ہوی مدینہ میں

لفعی کا یہہ قول آیا ہے — عقد شصت و چہار زن سی ہوا

نام ازواج کیا کرون مرقوم — کہ مفصل نہین ہین سب معلوم

ہی جو اولاد اونکی عالی جاہ — ایک [illegible] ہین ایک

سا تہہ ہی اپنی عم کی تہی سعید — کربلا میں ہوی خوشی سی شہید

بل

ایک بیٹی [illegible] ۳۹ ایک فرزند نہیں لڑکی ۲۵

اک فرزند کا [illegible] تھا نام — [illegible] ایک نیک انجام

ایک اور تھی تھا — [illegible] تھا نام ایک خوشرو کا

تھی [illegible] ایک پاک تھا — حسن پاک کی یہہ تھی اولاد

الغرض تھی جو دختر و فرزند — سب ملا کر تھے پندرہ فرزند

لکھوں حال وفات سر تا سر — گیا ماہ [illegible] میں سنہ کی سفر

لکھہ گئی متفق یہہ سب راوی — [illegible] تھا [illegible] و [illegible] تھے

زہر سے دل لگا تھا سینہ میں — قتل وہ سنہ ہوا مدینہ میں

جس لعینہ نے یہہ کلام کیا تھا کام — زوجہ حضرت کی تھی وہ جعدہ نام

زہر اوسنے جو ہو شاہ کو دیا — تھا اشارہ فقط معاویہ کا

اب یہہ لکھتی ہیں راوی محزون — گیا شب کو بقیع میں مدفون

مدت عمر شاہ با توقیر ہے | چہل و ہفت سال ہی تحریر
بعضوں نے عمر کا جو حال لکھا | سن پنجاہ و پنج سال لکھا

پانچویں حضرت امام حسینؑ | لقب اونکا شہید تام حسین
ہیں لقب طیب و رشید و زکی | سبط ہی اور لقب ہی سید ہی
اک مبارک لقب ہی ایک سعید | لقب خاص ہی براونکا شہید
اوسی ہیں نبی کی زینت ہی | ابو عبد اللہ اوسکی کنیت ہی
راویوں سے خبر یہ پائی ہے | ایک کنیت ابو علی بھی ہے
جبکہ پیدا ہوا وہ نور خدا | ماہ [illegible] تھا
اوسسی رونق ہوئی مدینہ کی | تیسری تھی اوسی مہینے کی
ہی جو توقیع حجتہ القائم | اوسمیں بھی یوں ہیں لکھتی ہیں عالم

تھا

جبکہ سب دو رسول خلق ہوئی | لکھا ہی چار سن ہجری تہی
اسطرح لکھہ گئی ہیں راوی | بادشہ یزید جبرو تہا جب بہی
حال ازواج کا یہہ جان یقین | غور ہیں عقد میں آئین
جب کیا عقد میں امام امم | سن ہجری لکھی ہیں شصت و کم
رکن سیوم جو تہا امامت کا | تہا جو سید شباب جنت کا
تشنہ لب تین دن اوسی کہا | کاٹا تیغ سی اوسکا گلا ہو
جین اوسکو نہ ایک آن دیا | مع یار و عزیز قتل کیا
سو یہہ لازم ہی شیعونکو سن | کبیر سن ہوں و یا صغیر السن
غم کرین سید دو عالم کا | رخت پہنیں بدن پہ ماتم کا
نہ پییں آب سرد کا کوئی جام | کہائیں دس دن نہ یہہ لذیذ طعام
کام رکھیں عزائی مولا سے | کریں پرہیز امور دنیا سے

ماتم شاہ حسینؑ دلبر ہے	۴۴ بس یہہ خلد برین کا رہبر ہی
ملکتی ہین راویان نیک خصال	دیکہتی تہی امام جب سے ہلال
یاد عابدؑ کو باپ آتا تہا	متبسم نہ کوئی پاتا تہا
دل پہ ہوتا تہا درد و غم طاری	اشک رہتی تہی متصل جاری
غم زہراؑ او علیؑ او رجال	تا چہل سال بس یہہ حال رہا
ہر برس جب حنا کی تیاری	رو کی بولا وہ فاطمہ باری
سب کی نزدیک گو کہ ہم روئی	پر بہت شاہ دین کو کم روئی
غم کرین شیعہ کیون نہ حضرتکا	کہ تقاضا ہی یہہ محبت کا
اب سنو عمر سید الشہداؑ	اختلاف اسمین بہی ہی [illegible]
ہر یہہ سال حیات غور سی کن	ہوا پنجاہ و شش برس کا سن
ذکر شبیرؑ تو ہوا معلوم	اب سنو حال مسلم مظلوم

حال [illegible]

حال راوی یہہ لکہہ لئی سازش ۴۴ شہ سی بیگاہ قبل قتل ہوئے 22

لی نہ مسلم کی ایک کی نابید ہو اکوفہ میں تیغ سی وہ شہید

ہوا جب ان یہہ ماتم جان سوز راوی لکہتا ہی [illegible] کا تہا روز

اور اولاد سبط پیغمبر [illegible] میں [illegible] اصغر

علی اصغر کو بعضی نیک انجام لکہتی ہیں زین عابدین کا نام

بعضی لکہتی ہیں تہی جو زین عباد علی اکبر وہی ہی نیک نہاد

اسطرح لکہہ لئی ہیں اکثر ناس کہ یہی قول ہی قریب قیاس

ایک بیٹی ہیں جعفر ذی جاہ ایک فرزند اور کی [illegible]

ہی جو عبد اللہ وہ خدا کا نور علی اصغر ہوا ہی وہ مشہور

مادر زین [illegible] کا حال لکہتی ہیں راویان نیک خصال

شہربانو ہی تہی جو شہزادی کہ وہ ہی یزدجرد کی بیٹی

علی اکبر کی ماں کا نام یہہ تہا ۳۴ ابی مرّہ کی بیٹی ہی لیلیٰ

حسن عبداللہ او [illegible] تہین نام اونکا [illegible] تہا یہ یقین

حال ظاہر کروں رباب کا بہی امرالقیس کی وہ تہین بیٹی

تہے جو عبداللہ و علی اکبر کربلا مین ہوئی شہید مگر

صدق یہہ قول راویوں کا ہی بیٹیوں کا یہہ حال لکہا ہے

فقط ایک حسین کی بیٹی ایک [illegible] تہی ایک [illegible] ہی

قول یہہ بہی ہی ایک راوی کا [illegible] بیٹی [illegible]

سنو روداد اب رقیہ کے بعد شبیر وہ اسیر ہوئی

لکہا ہی یادشاہ ذیشان مین پہونچی جب شام کی وہ زندان مین

رات کو سو گئی جو وہ کہیں خواب مین اپنی باپ کو دیکہا

جو نکی روتی ہوئی وہ نیک صفات آخر کار پائی اوسنی وفات

[illegible]

بیسکینہ کا حال ایسے لکھا ہے ۴۵ ہوا چھپن برس کا سن اونکا 22

اب رقم کرتا ہوں یہہ حال تمام
یعنی کس دن ہوے شہید امام

لکھا بعضوں نے روز [illegible] کا
بعضی یوں لکھتے ہیں [illegible] تھا

اور وفات اوس امام عالم کی
دسویں تاریخ تھی محرم کی

کی یزید لعین نے یہہ بدعت
اوسپہ تا روز حشر ہے لعنت

جب کیا قتل میں امام [illegible] امم
سن ہجری لکھے ہیں شصت و یک

مومنو تھا یہہ اسطرح کا ملال
منع تھی سبکو ہنسنے [illegible]

حیف ہے پر وہ کیسی انسان تھی
کلمہ گو کیسی وہ مسلمان تھی

لکھتی ہیں وہ سنتس ہی جنکا لطیف
ہوی چھپن برس کی عمر شریف

سن نو چھپن برس کا اونکا تھا
پر تھی پنجاہ پنج ور سوا

بعضوں نے اون سوا لکھی ہے چھپن
کفعمی نے لکھی ہے اٹھاون

یہی روایت سند نہیں یہ مقبول   ۴۶   کیا ابن زیاد [illegible] نے مقتول

تہا جو عباس غازی ابن علی   کی فدا شہ پہ حسینی جان اپنی

لکھتے ہیں راویان نیک سیر   یعنی عباس کا تہا ایک پسر

تہا حسین و شکیل عزت ماہ   نام تہا اوس جوان کا [illegible]

اونکی اولاد کا یہہ حال لکھا   [illegible] اونکا بہی ایک بیٹا تہا

اسپہ راوی ہیں متفق سارے   پانچ بیٹے حسن نی پائی تہی

نام اونکی سنو بلا اشتباہ   ایک [illegible] ایک [illegible]

[illegible] ایک اونمیں ہی کمال فہیم   ایک [illegible] ہی ایک [illegible]

ہی مناسب اسی جگہہ یہہ ہی   لکھوں حال محمد حنفی

خاصہ بندگان داور ہیں   شہ مظلوم کے برادر ہیں

جب مدینے میں وہ ہوئی پیدا   راوی لکھتا ہی روز [illegible] تہا

[illegible]

واقف اس حال سے ہیں جو معلوم — سال ہجری لکھا ہے شانزدہم

سن اقدس یہ لکھا کئی راوی — یعنی پینسٹھ برس کی عمر ہوئی

اونکی جس سال میں وفات ہوئی — تب تھی پینتیس و یک سن ہجری

مومنو یاد رکھو یہ بھی بات — عہد عبد الملک میں پائی وفات

حال اولاد بھی یہ ہے سیرنا سحر — اونکو حق نے دی تھی تین پسر

نام لکھتی ہیں اونکی پوت عالم — ایک فرزند تھی [illegible]

اور باقی رہی ہیں دو دو پسر — ایک اونمیں [illegible] ہیں ایک

سبط سے یہ عمل تمام ہوا — آخر اسکا یہیں کلام ہوا

چوتھی معصوم کی سنو روداد — علی ابن الحسین ہیں سجاد

ہیں وہ معصوم زینت عباد — ہے علی نام اور لقب سجاد

وہ عبادت میں ہمسر جد ہے [illegible] اوسکی کنیت ابو محمد ہے

لکھتی ہیں بعضی راویان فصیح اونکی کنیت ابو الحسن ہی صحیح

ماہ و تاریخ بہی لکھوں اسکی نیمہ ماہ جمادی اولا [illegible] کا

ہوئی پیدا جو شاہ نیک خصال تسی و ہشتم لکھی ہیں ہجری سال

ہی امامت علی عالی کی ہی خلافت علی عالی کی

واہ کیا مرتبہ ہی عابد کا عہد جسنے زمین حق فی خلق کیا

رتبہ تہوڑا سا کچھہ سناتا ہوں اور ذرا اک شرف بتاتا ہوں

نہیں آسان یہہ مرتبے پانا کہ رسول خدا تو ہیں نانا

اور دادا امام ہر دو سرا شیر اپنا جسے خدا نی کہا

اور پدر ہیں بہی امام ہی اب ہی لقب جسکا سید الشہدا

ہیں جو عمو نیک انکی حسن وہ بہی تو ہیں امام سر و علن

اس سوا خود بھی وہ امام ہوئے ۹م [illegible] عابد بہ سبب تمام ہوئے

دیکھا رتبہ ای خاص و عوام — آپ کو کیا ہوا پسر بھی امام

نیک ہی بلکہ شاہ نیک وہ ہی — الغرض مرتبی میں ایک وہ ہی

سلسلہ اسطرہ ف کا توہی عیان — اور مادر اونکی شاہ زنان

شاہزادی ہی اور وہ خوشخو ہی — اور وہ مشہور شہر بانو ہی

شہر بانو جو انکی ہی مادر — سو وہ ہی یزدجرد کی دختر

بہ سند ہی کتاب سی پہونچی — یعنی اوس نسل کی آپ بی بی تہی

لکھتی ہیں راویان دانشمند — کہ ہوئی شاہ دینکی دس فرزند

ایک بیٹی [illegible] — علم جنکا جہان بہ بہی ظاہر

اونکی مادر امام زادی ہی — حسن مجتبی کی بیٹی ہے

نام [illegible] ہی ایک بیٹی کا — ایک پسر انکا ماہ لقا

ایک نیک اطوار

نام ایک بیٹی کا … ہی ۔ وہ بہی فرزند شہ ذیشان ہے

اک پسر کا ہی نام … / لقب اونکا ہی … ای …

ایک بیٹا … ہی بخت بلند / … ایک ہی فرزند

ہی … ایک اونمین ماہ تمام / جد امجد کا اپنی ہی ہمنام

اہل تاریخ بعضی ہین گویا / اک پسر تہا … اونکا

پسرون کا ہوا یہ حال تمام / اب لکہون حال دختران امام

سنو ای صاحبان نیک ائین / بیٹیان اوس امام کی چہ تہین

ایک کا اون مین ہی … / دوسری کا ہی … نیک انجام

… شدہ ہی نام ایک دختر کا / ایک … اسی دانا

اک … ہی شک نہین اصلا / ایک اونمین …

اکی اسطرح … ہی … کی / چہہ پسر سی رہی ہی نسل اونکی

ایک تو ہین امام دین ظاہر / نام اونکا …

دوسری ہیں بسرو [illegible] ۱۵ غیرت مہر اور رشک ماہ

[illegible] ایک خجستہ شعار : ایک ہیں ای نیکوکردار

[illegible] ایک کا ہی نام

منحصر ان پہ قول راوی ہی : نسل عابدؑ انہیں سی باقی ہی

جبکہ سن ۹۵ اس جہاں سی گئی : نوو پنچ سال ہجری ہی

راوی لکھتا ہی [illegible] تھا : اور مہینہ وہ تھا محرم کا :

ہو منو یہ یہی قول سنو [illegible] : لفظی نی لکھی ہی بست و دوم

جسکی باعث ہوی یہ شہید امام : ابن عبد الملک ولید ہی نام

زہر اوسی نی بھیجا تھی شہ کو دیا : اپنی کرو تیہ خون شہ کا لیا

ہوی باقرؑ کمال اسی محزون : تھا جا کر بقیع میں مدفون

زہر سی جو ہوا وہ شاہ زمن : بابا ہی پہلوی امام حسن

سن میں ہی راویوں کا اس پہ مقال : چھ مہینی ہیں اور چھپن سال

قول اصح یہہ بھی ایک ہی آیا ۲۵ تین دن اسکی سن زیادہ تھا
ہی خدا کی مدد کی سمت رجوع حال معصوم ہفتم اب ہی شروع

مقتدای محمد باقر معجزات رسول سے ظاہر
حال پہلے لکھوں ولادت کا یعنی کس سن میں وہ ہوے پیدا
جبکہ باقر جہاں میں خلق ہوئے سال پنجاہ و ہفت ہجری تھے
معتبر قول ہی یہہ راوی کا ہوے پیدا مدینہ میں مولا
جب یہاں آیا وہ جہان افروز تھا مہینہ [illegible] کا [illegible] کا روز
بعضی لکھتے ہیں دن تھا [illegible] [illegible] کا اور سن تھا
وال اسیر ہی اک حدیث فصیح ہی روایت آخیر کی یہہ صحیح
کربلا میں ہوئی شہید و شاہ لکھا ہی تین سال کا تھا وہ ماہ
اور ہوئی جب یہ رکی انکی وفات سن تھا اڑتیس سال کا ہیہات

تھی

علی مثل رسول بیجہ ہے ۵۳ / اسم حضرتکا بھی محمد ہے

ہی لقب باقر اے خجستہ سیر / کنیت اوس شہ کی ہی ابو جعفر

جبکہ یہہ اہوا شہ ذ یے جود / تہا خلیفہ معاویہ مردود

لکہہ لئی ہین یہہ راوی نے زیادہ / مادر اونکی تہین [illegible]

نام اونکا لکہون بوجہہ حسن / فاطمہ دختر امام حسنؑ

راویون نی صحیح یون ہی لکہا / عقد دس عورتون سی شہ کی کیا

اب روایت صحیح یہہ سُن لے / پانچ بیٹی ہوئی محمد سیکے

ہی عقیدہ روات کی واثق / ہین امام ایک [illegible]

ایک عبد اللہ رحیم و کریم / ایک بیٹی ہیتے اونکی [illegible]

اک [illegible] ایک ہین [illegible] / پانچ فرزند تہی یہہ صورت ماہ

اکی لکہتی ہین راوی نے تو نجو / بیٹیان اوس امام کی تہین دو

ایک [illegible] علیہ اختر / دوسری [illegible] دختر ہے

ایک راوی نی یہہ بہی خبر سنہ ۱۲۵ فقط اک ام سلمہ تہی دختر

جب سہ ہارا جہانسی وہ ولی ماہ ذولحجہ کی وہ سانوین تہی

ہوا جیدن یہہ واقعہ جانسوز راوی لکہتا ہی [illegible] کا تہا روز

اور سال وفات سن لو تم سن تہی تب یکصد و چہاردہم

باپ کی طرحسی سعید ہوئے زہر ہشام سے شہید ہوئے

مومنو جو لعین ہے ہشام وہی ابن الملک ہی ابن حرام

ہوا بعد از وفات وہ محزون پدر و عم کی پہلو مین مدفون

راویون نے جو سن کا حال لکہا سن پنجاہ و ہفت سال لکہا

ہوا ظاہر یہہ اس روایت سی کہ وہ اونیس سال امام رہی

ذکر اوس شاہ کا تمام ہوا اب سنو حال امام جعفرؑ کا

زینت مسند امامت ہی ابو عبد اللہ اوسکی کنیت ہے

ہی وہ معصوم حجت ناطق ؎ ۵ لقب پاک اوسکا ہی صادق

اور انکی لقب کرون ظاہر   صابر و فاضل اور ہین طاہر

یون سنہ ہجری اوپرتسی ہمین   ہوئی پیدا اوہ سن تراسی مین

جس مہینی مین شہ ہوی پیدا   تہا مہینا ربیع الاول کا

اور یہہ تاریخ نہی شک اسمین تہین   تیس اوسی ماہ کی تہی سترہوین

بعضون نی روز ... ہے لکہا   قول بعضون کا ہی ... تہا

اون دنون مین جو شخص تہا سلطان   ابن عبدالملک وہ تہا مروان

اور ولادت کا یہہ قرینہ ہے   مولد اوس شاہ کا مدینہ ہے

مان کا نام اونکی لکہتی ہین عالم   ... ہے دختر قاسم

اور تہا قاسم پسر محمد کا   اور ابوبکر کا وہ تہا بیٹا

اسسے ثابت یہہ بات ہوتی ہی   وہ ابوبکر کے پرو تی ہے

کون ابوبکر جو کہ تہا غدار   غاصب حق حیدر کرار

نیکیوں میں ہر اوسکی نسبہ نہیں ۷ ھ مومنہ تہی وہ اور صاحب دین

لکھتی ہیں بعضی راوی نیک انجام فاطمہ مادر امام کا نام

اور بہی ازواج شاہ میں یہ کلام عقد میں لائی دو زنونکو امام

اور اولاد شاہ جن و بشر تین تو بی بیان ہیں اثنا عشر

اب سنو نام اونکی بیٹوں کا [illegible] اک امام ہوا

ایک فرزند شاہ [illegible] سب میں مشہور تہی فہیم عقیل

ایک فرزند اونکی اسحٰق [illegible] اک [illegible] ہے شہرۂ آفاق

ایک [illegible] اونکی تہی دلبند اک پسر تہی [illegible] سعادتمند

وہ جو باقی رہی سنو اونکا بیان اک [illegible] اک [illegible]

نو پسر کا بہی قول ایا ہے نام [illegible] نوین کا بابا ہے

آب لکھوں نام اونکی بیٹیوں کا [illegible] وہ بہی ایک ایک [illegible]

ایک دختر کا [illegible] ہے نام حال اولاد بس ہوا یہہ تمام

اور کنیت امام عالم کے ۵۸ بعضون نے ہی ابوالحسن ہے لکہا

گنج و معدن دین کا ناظم ہے لقب اوس شاہ دین کا کاظم ہے

اور جس سال مین وہ خلق ہوے یکصد و بیست و ہشت ہجری تہے

سنے تاریخ اسطرح ہی لکہی یعنی ہفتم ماہ صفر کی تہی

دن ولادت کا لکہہ گئے ہین یہہ یعنی وہ دن تہا روز شنبہ

اور مولد امام والا کا سبہی نے ہی متفق لکہا ابوا

اور اوسکا مقام ہے سن لے درمیان مکہ اور مدینہ کے

جبکہ پیدا ہوا امام رحیم اون دنوں تہا خلیفہ ابراہیم

حال اوسکا بیان کرون بکسر کہ ولید لعین کا تہا وہ پسر

جستی پیدا ہوا وہ شاہ کبار ہی وہ ام ولد نکو کردار

یعنی ام ولد کے سن اے عزیز ماں جو ہوا اپنی باپ کی ہو کنیز

حمد خالق مین دل خمیدہ ہے نام اوس بی بی کا حمیدہ ہے

بی بیان

جتنی تھیں دختران شاہ انام ✱ ہو منو اب سنو تم اونکی نام

ایک دختر ہے [illegible] ایک بیٹی ہے [illegible]

ام جعفر ہی ایک سنبل اب اک [illegible] ہی ایک ہی [illegible]

امنہ ایک ایک [illegible] ہے [illegible] ایک ایک [illegible] ہے

اور دو بیٹیوں کا اسے کلفام [illegible] نام

اور دو نام سے ہو مطلب طے ایک [illegible] ایک [illegible] ہی

اور دو نام ہیں یہہ اسے ہمدم ایک رقیہ ہی ایک ہی [illegible]

حال اولاد بس یہی سب ہے اب بیاں سنی کچھہ اور مطلب ہے

نام قاتل ہوا ہی یہہ معلوم گیا ہارون رشید کی مسموم

درپئی جان زبس رشید ہوا شاہ بغداد میں شہید ہوا

مقبرہ ہی جہاں قریشوں کا دفن اونسے جا ہی وہ امام ہدا

جس جگہہ دفن ہے امام غیور کاظمین اب تلک وہ ہی مشہور

اور یہہ تاریخ لکھنی مین راوی ہے ۶۲ گیارھوین تھی اوسے مہینی کے

ہوا ثابت یہین حدیثون سے [illegible] کے روز خلق جو ہے

بادشاہ اوس دوزن وہ تھا مغرور وہ جو عباسیون مین تھا منصور

حال مادر لکھا ہی یون بسند مادر اوس شاہ کی ہی امِ ولد

معتبر راویون کا ہے یہہ کلام یعنی [illegible] ہی دوسرا نام

حق کی جانب کیا نواب سیلئے تو دو یک نکاح شہ نی کیئے

بلکہ کچھہ اور جو کنیز بن تھین وہ بھی خدمت مین اوس کی آئین

حال اولاد ہی کتب مین لکھا اک پسر شہ کا کل [illegible] تھا

لاکی بعضی کتاب سی یہہ سند بعضون نی تین لکھی اولی ولد

اک [illegible] امام ہوا ایک [illegible] مین ایک ہی موسا

اس روایت کی سبب مین شہرت ہی شہ کی ماموں نی بہی کی بیعت

چند روز اوس کا اہتمام کیا خطبہ و سکہ شہ کی نام کیا

کی

دشمن شاہ بہر ہوا وہ پلید ۶۳ [illegible] سے اوسکو شہید 31

سزای عاشقان آل رسول — لکھی ہی [illegible] اسطرح منقول

جب سہ ہار اجہان سے وہ سرور — [illegible] کا روز ماہ [illegible]

جبکہ رحلت امام دین کی ہوئے — بارہ [illegible] ماہ صفر کی تہی

شک نہیں قول ہی یہ [illegible] یقین — سال ہجری لکھی ہیں دو سو تین

شہر جو مشہور جو خراسان ہی — دفن وہان ضامن غریبان ہی

لکھی [illegible] ہی بونہی روایت کی — عمر پچپن برس کی اونکی تہی

اب سنیں اسکو غور سی احباب — جو زیارت میں ہی رضا کی ثواب

راوی لکھتا ہی ایک شخص آیا — اور جناب نقی سی کہن پوچھا

جد میں حضرت کی سید الشہدا — باپ ہیں ایکی امام رضا

دونوں شک میں خاصہ قیوم — ایک مظلوم ایک ہی مسموم

سنو پہلی ارشاد کیجئے حضرت — اور جواب اسکا دیجئے حضرت

سنی مژدہ میں ہوں اس بشارت کا ۶۴ ہی سوا اجر کس زیارت کا
قائم کر قصد کر کی نیک عمل سو زیارت ہی کونسی افضل
سن بھی جکہ یہہ امام سے تقی اس سے حضرت تقی نے بتایا ہے
سنئی ای شخص محسن اشباہ جو کہ کہتا ہوں راست ہی واللہ
جو کہ ہو زائر حسین شہید حق اوسکی اجر دی بی نہیں مزید
ہی جو میرا پدر امام رضا ہو کی مسموم جو جہاں سے گیا
ہوا تنہا شہید غربت میں جان دی محنت و مصیبت میں
راہ میں دیکھ سوا جو باقی ہیں ہم زیارت کو لوگ جاتی ہیں
اسطرف زائروں کی قلت ہی اوسطرف زائروں کی کثرت ہی
جو کہ ہے زائر امام رضا اجر اوسکو ملی کا اوستی سوا
قول معصوم یہہ ہویدا ہی رتبہ کیا زائر رضا کا ہی
بس بیان ہو چکا یہہ بہت مضمون اب جناب نقی کا حال لکھوں

حال اوسکا بہانسی ہی مرقوم ۶۵ کہ محمد نقی ع جو ہے معدوم
وارث مسند نبی ع وہ ہی اور لخت دل علی ع وہ ہی
خلق مین مثل جد امجد ہے اسم اس شہ کا بہی محمد ہی
مومنو عالمو نمین شہرت ہی کہ ابوجعفر اونکی کنیت ہے
راویون نی لکہا بعین ووا اک لقب ہی تقی ع اور ایک جواد
گذری تہی خلق جب ہوی حضرت نو دو پنج و یکصد از ہجرت
جب ہوا خلق شاہ انس اوجن وہ حسن کی [illegible] تہی [illegible] کا دن
اور بہی اک روایت آئی ہے دوسری تیسری بہی ہاں نی ہی
خلق جس عہد مین ہوی شہ دین اون دنون شاہ تہا محمد امین
لکہا ہی راویون نی لاکی سند مادر اوس شہ کی بہی ہی ام ولد
اسم مادر کا حال کر دون سبہلے [illegible] نام اوس جناب کا بہی
ای محبان اہلبیت ہدا ایک حضرت نی کل نکاح کیا

لکھا اولاد میں یہہ راوی نے ۶۶ دو پسر تھے امام والا کے

ایک [illegible] ہادی ہے — دوسرے زین بیٹی شاہ کی

لکھا ہے ایک راوی نیک ایں — چار بیٹی تھی بیٹیاں دو تھیں

اک امام اتم [illegible] — اک [illegible] میں ایک میں [illegible]

تھیں یہہ نام ہو چکی اطہر — جو تھی فرزند اوکی ہیں [illegible]

دو جو ہیں دختران شاہ اکرم — [illegible] اور [illegible] اور لکھا ہے نام

بعضوں نے چار کل لکھی فرزند — علما کو ہی یہہ بھی قول پسند

جب جہان سے گیا نبی زادہ — بارو آخر تھا ماہ ذیقعدہ

ون [illegible] کا تھا یہہ شنلو تم — سال ہجری دو ویست و بستم

زہر او تہیں معتصم لعین نے دیا — شہر بغداد میں شہید کیا

دیکھہ آئی ہیں جا کی اہل شعور — ہی مقابر قریش کا مشہور

جب جہان سے گیا بجور و ستم — [illegible] دفن اوسبھی ہوا وہ شاہ امم

صورت گل بسا وہ خوشبو میں ۶۷ دفن ہیں اپنی جد کی پہلو میں

کم نہایت وہ خوش خصال جیا کل ہم بیست و پنج سال جیا

سب لکھا حال سید خوش خو تا کہ جو دیکھی اوسکو فائدہ ہو

حال کرتا ہوں اوسکا اب مرقوم ہی جو بی شبہہ بارہوان معصوم

ہو فدا اوسپہ جان شیعونکی ہی امام دہم علی نقی

وہ ہدایت کا بسکہ عادی تہا لقب پاک اوسکا ہادی تہا

لکھ گئی ہین یہہ حال راوی سب ہی نقی بہی امام دین کا لقب

یہہ روایت بہت حسن لکھی کنیت اونکی ابوالحسن لکھی

جبکہ پیدا ہوا وہ دین کا شاہ [illegible] کا دن تہا اور رجب کا ماہ

اتفاق اسپہ راویونکا ہی دوسری تہی رجب کی لکہا ہی

یہہ روایت ایک اور سنلو تم ماہ ذی الحجہ کی تہی پانزدہم

سن ہجری کا یون لکھا ہی حال ۶۸ | گذری دو سو تھی اور بارہ سال

حال سولہ برس لکھتی ہین جمہور | ہوا پیدا مدینہ مین وہ نور

جب ہوا خلق امام ارض و سما | عہد مامون روسیاہ کا تہا

مادر ام ولد ہے نیک انجام | اور اوس بی بی کا ہی حدیثہ نام

ہوا ثابت ہمین کتابون سے | عقد مین لونڈی زن نہ تھی اونکے

پانچ فرزند رکھتی تہی سرور | ایک دختر تہی اور چار پسر

پہلی مین لکھدون نام دختر کا | نام دختر کا اونکی [illegible] تہا

سنو بیٹونکا اوس امام کی نام | [illegible] ہی ایک امام

دوسرا ہی پسر [illegible] اونکا | تیسرا اون مین سی [illegible] تہا

جعفر اک بیٹا رکہتی تہی وہ جناب | جسکو کہتی ہین جعفر کذاب

بعضون نی دو سوا کئی ترقیم | اک [illegible] اک ابراہیم

اب کرون اسکا مین بیان شتاب | [illegible] اوسکا ہی لقب کذاب

سبب اس کا ذکر کروں میں صاف ۶۹ کیا تھا جو وہ اوس نے حق کی خلاف

لہٰذا وہ کہ ای خواص و عوام مجملہ تم سمجھو دو جہاں کا امام

مجھ میں سطر کی کرامت ہے حق میں اسکے امامت ہے

حال جعفر جو آگیا یا بار اوسکی اولاد کا بھی لکھدوں شمار

غور سے سنو اے خجستہ شعار یک دو بیت اوسکی تھی دلدار

بیچ میں یہ بھی آگیا مضموں اب شہادت امام کی لکھوں

ہوا جسدن یہ واقعہ جانسوز تیسری تھی [illegible] کی [illegible] کا روز

سن ہجری یہ لکھہ گئی ہیں سب دو صد و پنجہ و چہار تھی تب

دفن کا حال صاف میں لکھدوں [illegible] میں ہوی مدفون

زہر سے معرض فنا میں ہوئے دفن وہ سر من رای میں ہوئے

معتمد تھا لعین جو عباسی قاتل شاہ انس و جان ہی وائے

لکھہ گئی حال عمر میں یہ روایت چہل و ہشت سال باقی حیات

حال کرتا ہوں اوسکا میں مرقوم ۔ وہ حسن ہی جو ہیروان معصوم

اوسپہ قربان ہیں مہ و انجم ۔ ہی وہ برحق امام یازدہم

نہانہ دین کا خلق حسن ۔ شکل اونکی حسن تھی نام حسن

حلیہ اوسکے نبی کی سند ہی ۔ کنیت اوسکی ابو محمد ہی

لقب ونکا بیان کروں میں شتاب ۔ یعنی لکھوں امام کی القاب

عسکری ہی اک لقب ہی اور زکی ۔ تیسرا اونکا ہی لقب ہادی

ہوی دنیا میں جب کہ خلق حسن ۔ دو صد و سی و دو لکہی ہیں سن

جسدن کا دن تہا لکہتی ہیں راوی ۔ اور دہم تہی ربیع آخر کی

اک روایت ہی یہ بہی ای دانا ۔ بعضوں نی روز بیسر کا جانا

جب مدینہ میں وہ ہوی پیدا ۔ تب ابوالمعتصم خلیفہ تہا

مادر اوس شہ کی ہی بلند مقام ۔ ہی وہ ام ولد حدیث ہی نام

نام میں بہی ہی اختلاف ہوا ۔ بعضی لکہتی ہیں نام سوسن تہا

لکھے گئی ہیں یہہ حال اہل تمیز ۔ ۱۷ ۔ خدمت شاہ میں تہی ایک کنیز

35

ہوی بس اوس کنیز سی اولاد ۔ تہی نہ زن عقد میں کوئی ازا

حال اولاد شاہ ہی یہہ مگر ۔ ایک پسر کل ہوا اور ایک دختر

نہیں دختر کا کچہ لکھا ہی نام ۔ اور بیٹا ہی وہ جو ہی انکا امام

مہدی وہی امام مطلق ہی ۔ صاحب الامر حجت حق ہی

سلسلہ ہو چکا یہہ حضرت کا ۔ اب سنو تذکرہ شہادت کا

تہا جو عباسیوں کا شاہ لعین ۔ معتمد تہا وہ اسمیں فرق نہیں

زہر حضرت کو اوس لعین نی دیا ۔ اپنی کرنی سی خون شاہ لیا

جب وہ قصر بہشت میں پہونچی ۔ دو صد و شصت سن ہجری تہی

اکثر الکثرین متفق راوی ہے ۔ اٹھویں تہی ربیع الاول کی

اور بعضی جو انمیں ہیں راوی ۔ دسویں لکھتی ہیں اوس مہینی کی

شیخ طوسی جو ہی بڑا عالم ۔ اوسنی مصباح میں کیا ہی رقم

ہے شہادت امام افضل کے ۲۷ سال کو ہی ربیع الاول کے

اختلاف اس میں آئی دیکھا ہی　　جمعہ کا دن کسی نے لکھا ہی

اور دن بعضی لکھہ گئی ہیں شہ　　تھا بس اوس روز روز شنبہ

اور ہی اک یہہ قول ہی آیا　　بعضی لکھتی ہیں سہ شنبہ تھا

ہی جلاء العیون میں یہہ مضمون　　صاحب الامر کی کیے مدفون

عسکری جبکہ اس جہاں سی گئی　　پاس اپنی پدر کی دفن ہوئی

دیکھہ آتی ہیں جا کی سب زوار　　سامرے میں ہی اونکا مزار

جبکہ دنیا سی خلد میں پہونچا　　سن شہ بست و ہشت سال کا تھا

اب کروں اوسکا حال میں تحریر　　صاحب الامر ہی جو عرش سریر

راہ ایمان کا پیشوا ہی شہ وہ　　خلق میں حجت خدا ہی وہ

اوسی ہی فیض دو جہانکو حصول　　ہی وہ بی شبہہ جانشین رسول

خاتمہ اونپہ ہی رسالت کا ۔ ہے اختتام انپہ ہی امامت کا
وصف اوس شہ کا کیا کرون مرقوم ۔ ایک ہین نور چاردہ معصوم
لکہی ہی یون ولادت مولا ۔ جب امام زمان ہوی پیدا
سن ہجری تہی دو صد و پنجاہ ۔ پانزدہ شعبان کا تہا بلا اشتباہ
نورسی بہر گئی زمان و زمین ۔ اور اوسی چاند کی تہی پیدا دین
اور منقول یہہ بہی ہی سند ۔ سن تہی پنجاہ و ہشت بعد دو صد
اور بعضون نی کی جو اوس مین کد ۔ لکہی پنجاہ و پنج بعد دو صد
آیا دنیا مین جب وہ دین آموز ۔ راوی لکہتا ہی جمعہ کا تہا روز
بعضون نی اسطرح کیا ہی بیان ۔ یعنی اوسدن تہی ہشتم رمضان
متفق اسپہ راوی ہین سارے ۔ خلق وہ شہر سرمن رای مین ہوے
جب ہوی تہی امام دین پیدا ۔ معتمد اون دنون ہی سلطان تہا
حال مادر مین آیا یہہ مضمون ۔ مادر اونکی ہین نرجس خاتون

سننیے یہہ راویوں نی لکہا ہے ۔ نام اصلی ملیکہ ہے اوسکا

تہی ملیکہ ازل ہی نیک انجام ۔ خواب میں لاچکی تہی وہ اسلام

قوم میں مرتبہ میں برتر ہے ۔ اور عصمت میں وہ نکوتر ہے

علم تاریخ کی جو ہیں ماہر ۔ نسب اوسکا یہہ کرتی ہیں ظاہر

قیصر روم کی وہ تہی پوتی ۔ اور ہی نسل میں وہ شمعون کی

حال شمعون یہہ سنیئی لکہا ہے ۔ یعنی شمعون وصی عیسی ہے

ابتدا اوس ملیکہ سے یہہ تمام ۔ روم پر پہونچا لشکر اسلام

اوسنی بنیاد کفر پست ہوئی ۔ قیصر روم کی شکست ہوئی

تب ملیکہ بہی دستگیر ہوئے ۔ فوج اسلام میں اسیر ہوئے

لکہوں میں اوسکا حال تا بکجا ۔ پہونچی بغداد میں وہ ماہ لقا

شاہ نی تب بشیر کو بہیجا ۔ اور جناب نقی نی منگوایا

مول جب لی چکی شہ ذیجاہ ۔ حسن عسکری کو دی وہ ماہ

اونی

راویوں نے کیا ہی یہ بیان ۲۸۵ اور ستی پیدا ہوئی امام زمان

اسم و کنیت ہے او [illegible] ‏ ‏ ‏ ہیں محمد جو اسم سبھوں کی نبی

انکی القاب سنو ای خواص و عوام ‏ ‏ ‏ وہی کنیت ہی اور وہی ہی امام

لقبوں میں بھی انکی شہرت ہے ‏ ‏ ‏ مہدی و قائم اور حجت ہی

ہوا ثابت حدیث سے یہ بھی ‏ ‏ ‏ منع ہی نام لینا غیبت میں

یہ بھی ہی بات اسکی کر دیا مرقوم ‏ ‏ ‏ حکمت اسکی خدا کو ہی معلوم

اونکی سن کا یہ حال لکھا ہے ‏ ‏ ‏ زندہ ہیں جب تلک کہ دنیا ہے

علما لکھتے ہیں یہ حال تمام ‏ ‏ ‏ یعنی کیسی ہی بود و باش امام

علقمہ میں ہی (۵) امام زمان ‏ ‏ ‏ وہ جزیری میں سلطنت [illegible]

لکھتی ہیں اسطرح سے حال ظہور ‏ ‏ ‏ یعنی اوس شاہ دین کا حال ظہور

[illegible] و روز کا مضمون ‏ ‏ ‏ حسن کا عالم ہی فانی بیچون:

مدت عمر او وقت وفات ‏ ‏ ‏ [illegible] ہی وہ قاضی الحاجات

مخفی تھا جو قاتل معصوم ۷۶ غیر خالق کسکو کب معلوم

آخر اسسی بہہ سبب کلام ہوا — حال جعفر مورخ کا تمام ہوا

گر خدا سے بہہ ایک [illegible] — جلد ہو اب ظہور مہدی [illegible]

کفر سسی ہو رہا بہا کفر صاف — مذہب حق ہو قاف سے تا قاف

اب ظہور امام ہو اسطرح — نکلی خورشید ابر سی جسطرح

منبی بہہ کی دعا بصدق و یقین — مومنو دل سسی سب کہو آمین

اب بہہ نسبی بیان کروں وہ حال — شاد ہوں جسسی مومنین کمال

دشمن اہلبیت [illegible] جو لعین — عمر بہر جسنی [illegible] میں جزین

حال اونکا بہی اب کروں ترقیم — یعنی کستہ [illegible] سوئی جحیم

تا کہ جو ہیں شیعیان سعید — کہیں اوس روز کو وہ روز عید

بہی لکہا ہوں حال اونکا میں — غاصب حق مرتضی جو ہین

[illegible]

کہ یہی قول معتبر تر ہے ۸۰ | اتفاق عالموں کا اسپر ہے
یعنی ماہ ربیع الاول تھا | اور نوین تھی نہین ہی شک اصلا [?]
عقل سی بھی نہین ہی قول یہ دور | عام شیعہ مین بھی ہی یہ مذکور
مین دیکھا کتاب مین یہ صریح | کہ معنعن حدیث ہی یہ صحیح
تھا محمد جو راوی ہم اسنے [?] | علم اخبار مین تھا لاثانی نے [?]
او سنی یحیی بن محمد سے | سنا یحیی نی آپ احمد سے
کون احمد جو ہی بن اسحاق | اور وہ علم حدیث مین تھا طاق
قول یہ ہی یہ صحیح اونکا ہی | حسن عسکری سی لکھا ہی
یعنی اونہی سنا یہ حضرت سے | مالک مسند رسالت سے
آپ کہتی تھی شاہ ای مردم | قتل کا دن عمر کی سنو تم
تھا مہینہ ربیع الاول کا | اور نوین تھی نہین شک اسمین ذرا
قول معصوم دال ہی اسپر | ہی روایت صحیح اور اشہر

تھا

جبکہ ہوئی سفر میں وہ برکار ۸۱ — سنِ ہجری کی تہی میں بسے چہار
سن یہہ لکہا ہی اوسکا یاور کر — ہوئی نہر سے [illegible] کی عمر 40
مومنو عید کا وہ دن ہے بڑا — کہ وہ فرعون اس جہاں سی گیا
مستحب ہے طعام پکوانا — اور سب مومنون کو کہلوانا
اور پہنا لباس فاخرہ کا — مستحب یہہ سب نبی سی لکہا
اور یہہ سامان عیش استحباب — عطر ملنا زیادہ تر ہی ثواب
ہی مناسب مصافحہ کرنا — ملک باہم معانقہ کرنا
اونہہ ایا دین مصطفی سی فساد — ایک ایک سی مبارکباد
یہہ احادیث سی ہوا معلوم — شاد اوس روز ہوتی تہی معصوم
اور جو تہی شعبان امام — سبکو کہلواتی تہی لذیذ طعام
ہی روایت قوی نہیں یہہ ضعیف — حق کنا ہوتین کرتا ہی تخفیف
مگر اس روز ہی خوشی یہہ مزید — کہ کہا ہی خدا نی عید مین عید

دیکھا رحمت علیؑ ولی	آپ نے کی سبیل پانی کی

اپنی دشمن پر تھی نہ رحم کیا	مشک میں پانی اوسکو بہیج دیا

دیکھو اے شیعیان نیک انجام	ہے رحیم اسقدر ہمارا امام

ہاتھ آئی ہمیں یہہ دست آویز	نہ کیا اوس نے ہونیکا پرہیز

[illegible] ہو جو ایسے بدظن پر	رحم کہائی جو اپنی دشمن پر

حشر میں جب لگی کی ہمکو پیاس	کیا ہمارا نہ وہ کریگا پاس

جوش پر بحر رحمت آئیگا	جام کوثر ہمیں پلائیگا

ہے رقم اپنی صفحۂ دل پر	کام آئیگی الفت حیدر

الغرض تم سنو اب اوسکا حال	یعنی عثمان کا ہوا جو حال

غازیوں نے نہ اوس سے موںہہ موڑا	کہ کا دروازہ عاقبت توڑا

نہ چلا اوس لعین کا کچہہ مکر	پڑی ضرب محمد بو بکر

پہر تو سب چار سو سے ٹوٹ پڑے	پرزے پرزے کیا سبہوں نے اوسی

چاہ میں جبکہ اوسکو گرا دیا ۔۔ خاک سے اوس کنوئیں کو بند کیا

روز بست و نہم رجب کا تہا ۔ شام کا شہر تہا یہ ہے لکہا

اوسکی مدفن کا کیا پتا ہو کہیں ۔ ہو گیا چاہ بن کی مثل زمین

جو کہ تحقیق تہا کیا مرقوم ۔ سن ہجری مگر نہیں معلوم

اب کروں حال اوس لعین کا بیان ۔ ہے جو مکار پور بوسفیان

نام اوس ہیجیا کا میں لکہہ دوں ۔ یعنی یزید بن معاویہ ملعون

اہل سنت کا ایک ہی راوی ۔ جسکو کہتے ہیں عاصم کوفی

اوسنے مرگ معاویہ کا حال ۔ یوں لکہا ہے ذرا سنو بحیال

ایکدن دل جو اوسکا گہبرایا ۔ سوئے صحرا وہ سیر کو آیا

پہرتا تہا وہ لعین ادہر سے اودہر ۔ ایا ناگاہ ایک چاہ نظر

اوسکی دل میں جو آگیا یکبار ۔ اوس کنوئیں پر جڑہا وہ بد کردار

جہاں تک اوسکو جو تھی بی ایمان ۸۶ دفعتہ اوٹھا اوس کنوئیں سے شور

اوسنے لکھا ہی اخیر میں وہ یہی — چاہ سی متصل بلند ہوسے

لکھ گئی یہ تو عاصم کو نے — ہر سنو وہ جو کہہ رہی اصل اسکی

ہاتھ مضمون یہ ہیکو آیا ہرا — چاہ میں جسکے اوسکا عکس پڑا

عکس از بسکہ تہا وہ ناری کا — مثل آتش کنوان بہڑکنی لگا

چلی ہر موج اوسکی مثل شرر — ہوئی سوتی دریچہای سقر

بسکہ تو جوشن میں وہ نا تہی — آبلی آب پر حباب ہوسے

فی المثل چاہ تہا اگر وہ جحیم — اوسکا پانی ہوا تہا مار حمیم

قصہ کوتاہ طول دون تا چند — ہوا اوس آب سے دہوان بلند

عکس ناریکا ہو گیا سرکوب — آگیا اوسکی آنکہون پر آشوب

گو کہ ظاہر میں اوسمیں پانی تہا — پر ہوا اوس کنوئیں میں وہ انہا

اوسکی ارکان تہی جو اوسکی سامنہ — صورت دلکو لائی ہانہیون ہاتہ

ہمدمی

گھر مین جب لطفۂ حرام آیا تھا ۸۷ ساتھہ ہی موت کا پیام آیا

ہو گیا اوس لعین کو لقوا پھر گیا مونہہ سفر کی سمت اوسکا

لی دوا پر نہ دور درد ہوا اوسی لقوی سی بہرہ ور وہ ہوا

جبکہ عالم سی اوٹھہ گیا وہ شقی لکھا ہی ساٹھہ ہی سن ہجری

اور یہہ تاریخ لکھتی ہین راوی بیست و دوم رجب کی ماہ کی تھی

حال مدفن بھی اب کرون چیتے شام مین قبر اوس لعین کی ہے

ہاویہ مین معاویہ پہونچا حال لکھون یزید بیدین کا

یون لکھا ہی ہر ایک عالم نی عمر ستی سال پائی ظالم نی

ثم جیا بعد باپ کی گمراہ لی ایالت و سال اور شش ماہ

اتنی عرصی مین لاکھہ جور کئی کفر کی اختیار طور سبکی

ظلم اول یہہ سنے حساب کیا پہلی مکی ہی کو خراب کیا

تھا جو ابن زبیر عبد اللہ وہ ہوا قتل اور اوسکی آل تباہ

پہلی تو اوسنی مدینہ کام کیا ۸۸ پھر حرم بہی مین قتل عام کیا
چین اہل مدینہ کو نہ دیا فوج نی قید عورتون کو کیا
مطلب دل جو تہا لیا اوسی خاتمون نی زنا کیا اونسی
اور افزون ہوا جہان مین فساد ہوئی پیدا حرام سی اولاد
یہہ بہی ثابت ہوا کتب سی ہین گہوڑی باندہی نبیؐ کی مسجد مین
الغرض ظلم ایسا اوس لعین نی کیا جسنی عرش اِلٰہ تہرایا
یعنی شبیر سید الشہدا تہا نواسا رسول برحق کا
خاصہ کردگار عرش مقام آپ بہی تہا وہ دو جہان کا امام
ظلم اوس شاہ پر شدید کیا مع اولاد اوسی شہید کیا
جسقدر ظلم سب کئی حضرت ہین وہ اظہر بیان کیا حاجت
لہو چالیس روز تک برسا آسمان شہ کو رویا صبح و مسا
ہوا دست یزید سی یہہ حال سر برہنہ ہوئی نبیؐ کی آل

ہوئی

ہوی دست لعین سی یہ بیداد ۸۹ کہ ہوی قید سید سجاد

نہین کچھہ اوسکی ظلم کا پایان — کسطرح کر سکی قبول بیان

جب کیا نار مین یزید شقی — تو ہوا مین تہی ربیع الاول سی

دیکہا پایا نہ کچھہ کتاب مین حال — اور ہجری لکہی ہین نہ سہ ستہ سال

مومنو اب کہو بصدق و یقین — لعنت اللہ بر یزید لعین

دلمین تہا اور کچھہ کرون مذکور — گر اب طول ہی نہین منظور

مدح رب خاص و عام ہوئے — شکر ہی مثنوی تمام ہوئے

مثنوی کب ہی گنج گوہر ہی — روشنی مین یہہ مہر انور ہی

حال معصوموںکا ہوا مرقوم — کرین مقبول چہاردہ معصوم

جب عیان روز ہو قیامت کا — ہو یہہ نامہ میری شفاعت کا

ہر یہہ کرتا ہون اب دعا کیلئے — کہین آمین شیعیان علی

یا خدا سن میری دعا یہہ ہے — تیری بندیکا مدعا یہہ ہے

مثنوی جسکی حکم سی یہہ لکھی ۹۰ جسکی باعث سی شاعری ہی بڑی

نام ہی جسکی اورنشان میرا ۔ ہی جو سلطان قدردان میرا

ظل حق کی واسطی پناہ یہہ ہے ۔ ولیعہد بادشاہ یہہ ہے

اسکو عیش و خوشی فراوان ہی ۔ عیش سی مثل گل یہہ خندان ہی

سو کہی کیونکر نہ بوظفر اسکی ۔ ہوی لقب ابوظفر اسکی

واسطے اپنا تجکو ای قیوم ۔ اسکی حامی ہون چاروں معصوم

[illegible] ہر ایک دلسی دوری ہی ۔ عیش و عشرت رہی سرور رہے

اور جو کہ اسکی مطلب ہون ۔ تیری درگاہ سی روا سب ہون

یا خدا جلد یہہ بر آئی مراد ۔ بحق واله الامجاد

جبکہ اس نظم سی ہوا فارغ ۔ مجکو حاصل خوشی کمال ہوئی

بول چال اسکی کیون نہ ہو مطبوع ۔ صرف اسمین زبان حال ہوئی

ہمہ قطعہ گلشن جنت ۔ اسکی ہر بیت بی زوال ہوئی

[illegible]

مثنوی جب ہوئی تمام قبول ۹۱ فکر تاریخ لا محال ہوئی
ناگہاں دی صدا یہ ہاتف نے مثنوی کیا ہی بی مثال ہوئی

بتاریخ بست و کم شہر رمضان المبارک سنہ ۹۴ ہجری
نوشتہ ماند سیہ بر سفید تمام شد فقط نویسندہ را نیست فردا امید
[illegible]

۹۱ خواجہ نصیر الدین طوسی علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ حضرت امام
جعفر صادق ع نے فرمایا جس کسی کو کوئی مہم پیش آوے کہ اوس میں عاجز
اور پریشان ہو پس وضو کرے اور دو رکعت نماز بہ نیت
قربت پڑھے جس سورہ سے چاہے اور اگر اور بعد اوسکے کہ [illegible]
کلام تمام کرے اور یہ دعا کاغذ پاک پر طاہر قلم اور زر روشنائی سے
لکھے اور آب رواں میں ڈالے کاغذ مذکور آٹے میں لپیٹ کے چہوڑے
اور جس وقت عریضہ چہوڑے رقعی جاری اور وہاں سے مراجعت کرے